REGISTERED NO. A. 780



مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا مہتمم صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی [illegible] سالانہ قیمت لیجائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کے پاس پہنچے اس میں آپکے مذاق کے مضامین نہوں اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب ذوق مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ [illegible] کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے حسب مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چند ہفتے کے اندر [illegible] روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں [illegible] ایک مشہور [illegible] کا نمونہ طلب کرنا فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت کہ اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ چند سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا لیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف سنت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ [illegible] گم ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامے پرچہ کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے [illegible] زیادہ سے منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گمشدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ صفحات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا اعتراض قابل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب دینا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی صلح کل پالیسی کے مطابق ہونگے وہ شائع ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص ان میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۲ — نمبر ۱۹۴

مضامین

۲۰ نومبر ۱۹۳۵ء

قمرالزماں و حلیمہ

(افسانہ)

[illegible] قمر کو تمہیں انگوٹھی کا نگینہ [illegible] یک بیک [illegible] ابھی ابھی طرح آفتاب نکلا تھا کر بڑی بی کے استادانہ مکان پر حاضری ہوئی۔ صاحب سلامت کے بعد بڑی بی نے [illegible] کی گٹھڑی اپنی کھولی کر [illegible] ایک نگینہ [illegible] کی قیمت کا تھا اور فلاں محلہ میں حبیب سادہ کار کی دکان ہے۔ وہ [illegible] چلے جاؤ وہ آدمی [illegible] ہے تمہیں [illegible] سے بچا کے کام نگینہ اسے دیتا اور کہنا میں آپ کی استادی کا شہرہ سن کے آیا ہوں۔ ایسی انگوٹھی تیار کیجئے کہ کسی خوش نصیب کے ہاتھ میں نہ ہو۔ انگوٹھی [illegible] ٹھیک ہو [illegible] بھی [illegible] ہو۔ پھر جب تک اشرفیاں پیشگی انعام [illegible] اسکے حوالے کرنا اور ایک ایک اشرفی [illegible] کو دے کے میرے پاس چلے آنا۔ تمہارا باپ [illegible] بڑھاپے قریب ہے بڑھاپے میں تم سا فرزند اسے قدرت نے عنایت کیا ہے بچے [illegible] اشرفیاں اسکے واسطے بھی لیتے آنا۔ [illegible] دیکھی بس کا شگون۔

قمر بڑی بی سے رخصت ہو کے حبیب سادہ کار کی دکان پر وارد ہوا اور تعظیم و تکریم پیش آیا۔ رسمی مزاج پرسی کے بعد بڑی بی کی ہدایت پر میاں قمر نے [illegible] سوال کیا دکان پر جو لوگ موجود تھے سب اس حرکت پر متعجب ہوئے حبیب نگینہ لے کے پرکھا پھر قمر سے وعدہ کیا کہ [illegible] تعریف کے قابل [illegible] اس دوران میں [illegible] دست طلب ہے قمر نے ہر ایک کے [illegible]

رکھے حاضرین مجلس [illegible] حالت طاری ہوئی کہ یا اللہ یہ لڑکا [illegible] ہے یا کوئی پری زاد [illegible] آگے اشرفی تھیلیوں کے برابر ہے۔ سب [illegible] جانے کے بعد حلیمہ نے نگینہ جیب میں رکھا آلات زرگری [illegible] مکان کی راہ لی۔ [illegible] کہ جب کوئی عجیب و غریب کاریگری کا [illegible] ہیں اسے انعام [illegible] نقشہ [illegible] میاں کے آنے کا وقت دکان سے آنے پر بی بی نے سبب دریافت کیا۔ حبیب نے کہا بیگم کیا بتاؤں عقل چکر میں ہے آج ایک جوان رعنا یہ نگینہ لے کے آیا تھا پیشگی [illegible] دیا [illegible] ہے۔ [illegible] ایسی کاریگری دکھاؤ کہ دنیا میں جواب نہ ملے۔ [illegible] پھر [illegible] سامنے رکھی بی بی نے غور [illegible] میاں نے سونا [illegible] انگوٹھی کا ڈول درست ہونے لگا مگر حبیب کی جورو نے سوالات کا تار باندھ دیا۔

بی بی: ان میاں تو اس لڑکے کی صورت کیسی تھی؟

میاں: [illegible] ہے یا [illegible]۔ گال ہیں کہ [illegible] گردن ہے کہ صراحی [illegible] رنگ ہے کہ [illegible] جمیل ہے۔ [illegible] اگر ان انگلیوں کو دیکھ پاتے تو مارے شرم کے پانی پانی ہو جاتے۔ بس یوں سمجھو کہ اس شہر کے ہزاروں [illegible] مسافر آتے جاتے رہتے ہیں آج تک اس حسن و جمال کا کوئی شخص میری آنکھوں نے نہیں دیکھا۔

بی بی: اے سچ کہو تمہیں میری جان کی قسم اس جوان سے میری صورت ملتی جلتی ہے یا نہیں؟

میاں: [illegible]

بی بی: [illegible] کی کون سی بات ہے۔ خدا نے ایک سے ایک بڑھ کے بنایا ہے [illegible] کی صورت ہی کیا۔ میری سی ہزاروں لونڈیاں شاہی محل میں پڑی ہوں گی۔

میاں: [illegible] تم سے کم [illegible] حسن میں [illegible] زیادہ ہے۔

اس وقت کوئی [illegible] حبیب کے چہرے سے بہت کچھ جان لیتا۔ مگر سادہ دل [illegible] اپنے کام میں مشغول تھا اس لئے الفاظ نہیں [illegible] قمرالزماں کا حلیہ بیان کرتا۔ باتوں ہی باتوں میں انگوٹھی تیار ہو گئی۔ [illegible] کے بعد صاف کی خوبی اور نگینے کی [illegible] آنکھوں میں [illegible] بی بی [illegible] میاں [illegible] کیا [illegible] سے کم [illegible] دوسری انگوٹھی بنا کے دے دو [illegible] تمہارے [illegible] کی کاریگری [illegible] دیکھوں۔ [illegible] میری ہی [illegible] کے بنی تھی [illegible] نہیں اتاروں گی۔

حبیب نے عذر کیا کہ بیگم [illegible] مال ہے [illegible] اس سے بہتر [illegible] انگوٹھیاں تیار کر دوں گا [illegible] کے عیب ہے [illegible] صاحب فرمائش [illegible] اگر [illegible] نگینہ

بعدالت صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر [illegible]

درخواست دیوالیہ نمبر [illegible]

[illegible] سائل۔

بنام

[illegible] وغیرہ قرضخواہان۔

[illegible]

نوٹس بنام [illegible]

[illegible]

آج تاریخ [illegible] نومبر ۱۹۳۵ء کو [illegible] سے جاری ہوا۔

بدستخط [illegible]

[illegible] (مہر)

کہو جانا کام جا ننگروں اور کا وش ہوسوے لیکن یہ بے سے بہر شنہ بنا جائے گا۔ یہاں تو یہ گفتگو تھی وہاں قزلباش اور عجب میاں گفتگو سے دوسری بات چھڑی ہوئی تھی۔ عجب میاں نے قزلباش سے کہا کہ جناب استاد انگوٹھی تیار ہے مگر خیر یہ یار دیکھئے یہ ایک نگینہ بنا کر نگینہ کی قیمت ہو جاتی ہے۔ بھلا میں غلطی ہوئی تو صاحب اب یہ انگوٹھی پہنی کسی اونٹنی پاندی کو دیجیے اور دوسرا نگینہ جیسی قیمت سا مرغی ہے بیچیے خیر اگر وہ قیمت دے پر آمادہ ہو تو پھر لینا ہم کس طرح اپنے پاس سے دے کے نذر کر دیں گے کہ ہر طرح جہاں وہ آپ کے سچ صفت

کا پہلا جو ہر وہاں تو رہا اس میں تنگی نہیں کر سکا پھر میں آپ اپنا جواب نہیں سکتے پھر یہ دلفریبی ان شاگرد کو انعام دے کے گئی ہو لینا صاحب زادے یہ تم کی [illegible] کھلا ستی عجب بولا خود ہی تمہارا نام کام [illegible] تمہاری بھبو کے دل میں نقش کرنے کا

کسی بلا روی کیا لفظ یہ بات سے ہی جو ذرا دے پھر سے نظر میں قزلباش کا دعویٰ بات سے پھیک ہے جو یا دوں میں [illegible] بی بی سے اختلاف کا اچھا بدلا کہ میں [illegible] کھاتی ہوں گم بھی پیچھے ہو کہیں بخشو دختر ہی سمجھ کے اشتباہ ہو جاتا یا کھایا گر جائے [illegible] میری جان احسان و خوش احسان ہے تمہارا یا دا دلائی یا ہماری پریشانی [illegible] کی تسلی دے بھی اور کر تمہارے حق میں دعا کرتا اچھا اب ہم خدا کو سونپا۔ قزلباش بی بی سے رخصت ہو کر عجب استاد کی دکان پر آیا وہ کام تیار کیے چشم براہ خدا تھا ہر طرح کے استقبال کر کے جا تو پانچ بیٹھا انہیں صدر میں جگہ دی انگوٹھی دیکھ کے انہوں نے شکر بنایا تیسرا یوں پڑھا کے فوراً پھیر دی کہ یہ

نگینہ تو کم قیمت ہوا سے کیا تم بول یہ کے جگہ گی صاف ذرا پچھلی آپ کی بات شکا کیا تو انہوں نے کہا کہ خیر اس طرح میں دوسرا نگینہ جڑ دوں گا۔ قزلباش شکر کے بولا زمانے کے لہر بچا تو یہ جب ہو اسے انگوٹھی خاص کو نہایت کیسے ہی خوب ہے۔ سوائے میں عشق و عاشق میں شہزادیاں ہو کے پچھ تو ہے۔ ادھر تو عجب اپنے گھر پہنچا انگشتری عجب خانم کی انگلی میں پہنائی اور کہنے لگا بی بی تم نے بھی کیا اچھا نصیبا پایا ہے

اللہ تیری قدرت کے قربان ہو
بنائے ہیں تو نے دو دو مل کیسے کیسے



ولایت دکھا دے گا

زبان کھیں جو [illegible] ہوت سر چشم جہاں کی تو لعب توسکوں اپنے وقت کا اگر تم نے تسلیم زحمت کر کے صورت اس سیرت [illegible] کو قمر کا دل نذر ہو جائے جی کے کہیں یا ایک کام نہ ہے کہ یہ نگینہ سیرت یا تو فرق کر [illegible] کر کے مگر کوئی مجھے نہیں [illegible] کشتی وہی پی بی پیش کی سوداگر کے تمہیں بھلا سودا گروں کا ہے طول [illegible] ہوتا ہے سوداگر کے جیسی میں کوئی مال نہیں [illegible] دکان بھر میں ہر شخص انکار [illegible] ہے جب آپ تاکر دکان عجب انگشتی ہے زندہ جاہر کی آب و تاب مانند ہو جاتی ہے۔

غرض میاں نے ہونے کلام سے بی بی کو دل کی آگ خوب بھڑکائی۔ بی بی ہونٹ بھینچ کے رہ گئی

حال شوق یہ ہی۔ دل بھر کی محنت میں دوسری انگشتری تیار ہوئی جیسے ہی دیکھا ہی دی نے کہ یہ جلد ہو ایسا ہی تو ہو جو پاس ہے تم سے لگا کے سمجھ لیا۔ عجب نے کہا دعا اگر شاید یہ بھی تمہارے مقصد کی ہو۔ میں بہت زیر بار احسان ہوں ہر گز یہ حرف زبان پر نہ لاؤں گا۔ دوسرے دن سوداگر کے بیٹے نے تاوان [illegible] کی ہدایت کے بموجب نقش ثانی بھی پسند کیا اور عجب پر اعتراض یہاں کہ تم کیسے استاد ہو انگوٹھی تیار کرنے سے انگلی کا پتہ مطلب نہیں کرتے کچھ اس کا علاج تک ہے اب وہ بھی تمہاری [illegible] نذر ہے خوب جا کر نگینہ دور رہا تھا۔ وہ ایک ہزار کی قیمت کا تمہیں دیا ہے کے بموجب درست بنا دیا۔ ایک ہوئی تو اس کے درست ہو رہا ہو نگا ہے مجھے افسوس ہے کہ تم نے خاطر خواہ اجرت نہ لی یہ کام تو جہت بنانے ہو مگر ہوشیاری صرف نہیں کرتے بہت الارت چھنی ہے خیر انشاء اللہ ایک تلافی ہو جائے گی بالفعل

یا بہیں اشرفیاں تمہاری نذر ہیں اور نئی قسم کی تیار کیا تم نے سٹاگردوں کو دیتا ہوں نقشا اقتدار کام مرضی کے مطابق ہو تو خوش کر دوں گا۔ قزلباش انگشتری واپس کر کے [illegible] کے پاس آیا اور عجب کو اس کی اشرفیاں دیں۔ دوسرا نقش بتایا وہ بولی وہ اپنی انگل ہم جاؤ انگوٹھی واپس کر لیا اور ماگر عجب حرمت کرے تو قبول کر لینا۔ خدا شان ہے پلٹا تو میاں عجب پھر انگوٹھی لے کے خوش خوش گھر پہنچے۔ بی بی انتظار میں بیٹھیں پوچھنے لگیں کہو کیا گزری۔ عجب نے جیسے انگوٹھی نکال کے دی کہا یہ بھی تنگ ہو گئی کیا کہوں میری عقل نے مجھے اتنا پشیمان کیا جو پہلے ہی ناپ لے لیتا تو فرشتہ سو جاتا۔ بی بی نے پھر انگوٹھی کو پکھی اور انگوٹھی پہن میاں کو دکھا کے دلی کو سونا کی

دیہات کے قابل ہے پانچ اخبار ستر [illegible] سے گیا اور
حبیبہ نے جواب دیا اس [illegible] تو تصیر [illegible]
وہ [illegible] نہیں [illegible] ہے [illegible]
والا صاحب دیکھیں نہیں کئے [illegible] کہ لکھنؤ
والوں کی قسمت یاد آ گئی [illegible] دل بھر گیا اب کسی اور
[illegible] سے مگر آپ کی [illegible] مجھ [illegible] قریب ہے
[illegible] احسان کرے [illegible] شفقت سے بھی
[illegible] ہیں [illegible] اور دسترخوان کا بھی [illegible]
قلعہ [illegible] کے سوا [illegible] بہت
[illegible] ہوگا [illegible] آپ بھی
[illegible] دیکھا [illegible]
دشمنوں کا [illegible] نہیں [illegible]
سامان کر [illegible] آپ کی [illegible] احسان کرتی ہے
کہ جو اس سے ملاقات [illegible]
حبیبہ [illegible] سمجھتی ہو کیا [illegible]
[illegible] سے تیاری کر [illegible]
[illegible] ہوگا۔

تیسرے دن قمر الزمان انگوٹھی لئے آیا کام [illegible]
ٹھیک تھا انگوٹھی بھی [illegible] شرفیاں اجرت کے
[illegible] سے [illegible] مگر [illegible]
[illegible] زحمت ہوئی۔ حبیبہ نے [illegible]
قبول کرنے پر [illegible] کیا۔ اسی [illegible] میاں قمر الزمان [illegible]
[illegible] کے پاس آئے ساری کہانی [illegible]
[illegible] بی بی کے [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible] ساتھ [illegible]
[illegible] اطلاع دینا۔
میاں [illegible] سے بہت ڈرتے تھے۔ اسے
[illegible] دن [illegible] قمر الزمان
کی [illegible] ساتھ لیا۔ بی بی [illegible]
سے [illegible]
سے [illegible] سامان [illegible]
[illegible] دسترخوان [illegible]
[illegible] ایک [illegible]
[illegible] آئی ایک [illegible]

دوسرا میزبان [illegible] میں تھے میں [illegible]
کرتے ہیں [illegible] کام [illegible] کی [illegible]
[illegible]
میں [illegible] گے

سامنے [illegible] سے لینا کر [illegible]

[illegible] کے ہاتھ سے [illegible] مسکراتی ہوئی
اندر گئی۔ بی بی سے [illegible] کر [illegible]
[illegible] آسمان [illegible]
[illegible] ہے۔ بی بی [illegible]
[illegible]
جب [illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible] کام [illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible] کر [illegible]
ہو گئے۔ [illegible]

دل کی طرح [illegible]
دل کی دل ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی
[illegible] تھا۔ [illegible]
کی جیب میں [illegible]
میں [illegible] کیا وہ [illegible] کے
باہر آ گئی [illegible]
[illegible]
[illegible] سے بیٹھے
قمر الزمان نے [illegible]
[illegible] حبیبہ نے جواب دیا ہاں [illegible]
اس مکان میں بھی [illegible] کوئی [illegible]
نہیں ہوتا۔ قمر الزمان نے [illegible] کر کے
[illegible]
[illegible] حبیبہ سے پوچھا کیا بات ہے
[illegible]
معلوم ہوتا ہے [illegible] سے

بعدالت صاحب [illegible] بہادر گونڈا

درخواست [illegible] نمبر [illegible]

[illegible] پرشاد سائل

بنام

[illegible] وغیرہ [illegible]

درخواست [illegible]
سائل [illegible]

بنام

[illegible]
[illegible] درخواست [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حاضر عدالت ہو [illegible]
آج بتاریخ [illegible] نومبر [illegible] میرے دستخط
اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔

مہر عدالت

دستخط [illegible]
منصرم [illegible] گونڈا

اطلاع نامہ بنام [illegible] ودولی

[illegible] صاحب [illegible]
[illegible] نومبر [illegible]

مقدمہ نمبر [illegible]

[illegible]
[illegible] . . . . . . [illegible]

بنام

[illegible]
[illegible] . . . . [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
آج بتاریخ [illegible] نومبر [illegible] میرے دستخط اور مہر
عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر [illegible]

دستخط انگریزی منصرم

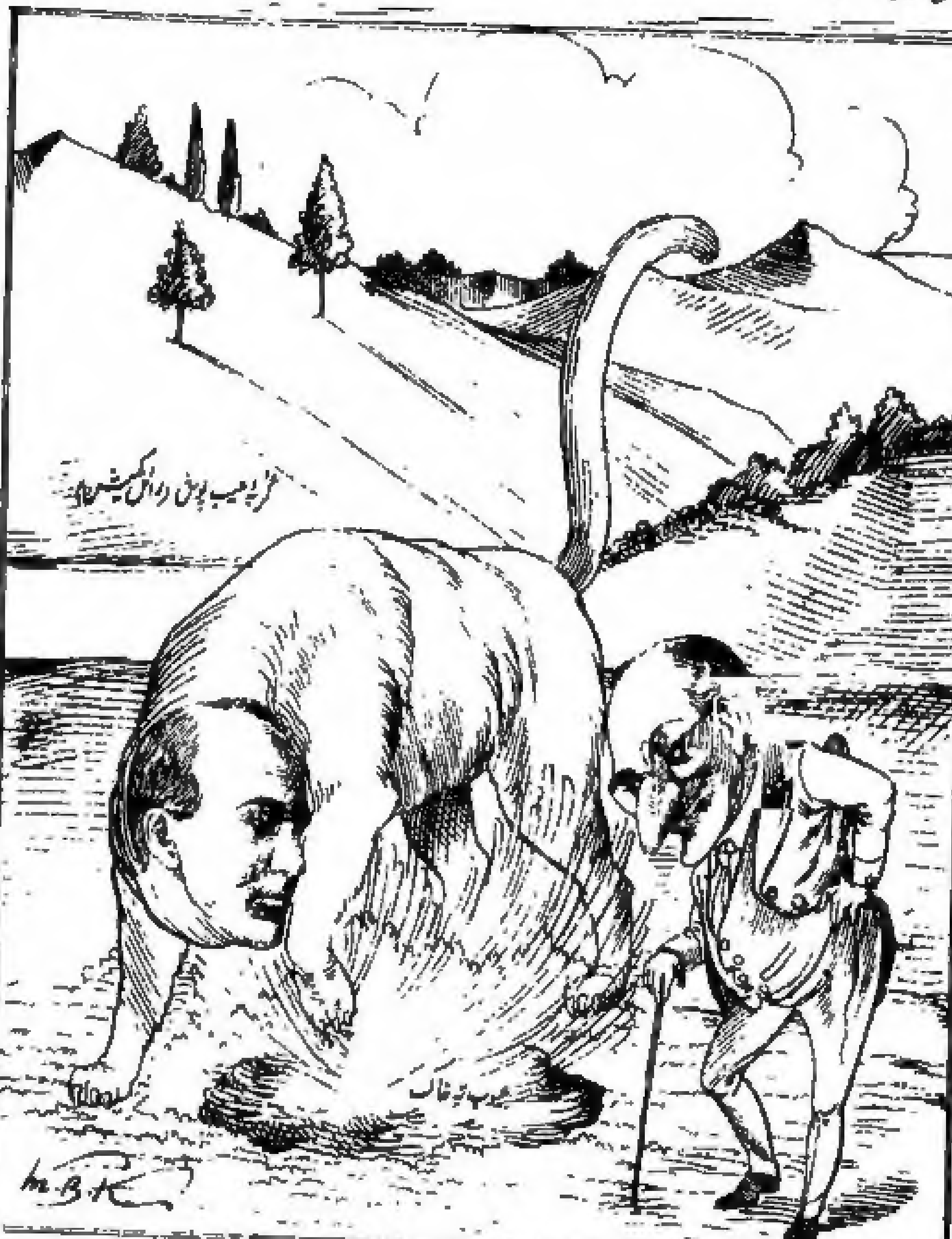
[illegible] ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک

گتیاں کا وہی ہی راتیں اچھی ہے جیسے خدا نے بنایا گھبرانے کی بات نہیں اس مقام پر پہنچتے ہی ان صاحبزادوں کا قاعدہ ہو گیا ہے کہ جہاں وہ نسخہ لیتی پر ٹل جاتے ہیں جو کوئی لمحہ یہاں ہوتا ہے صبح اٹھ کے گھر دھوتے ہیں دیتا ہے۔ خیر وہ دوسرے ہوتا ہے کہ وہ ترسی کی رد عمل دیکھتا ہے۔ یہی گفتگو میں وضو ختم ہوا۔ قمر الزماں جا کر پکڑا ہوا انہیں ہاتھ منہ کے لیے ہاتھ بڑھا سو وہ جیب ٹٹولنے۔ چاچا جانی تھی اب پھر نہ معلوم ہوئی تعجب ہوا ہنستا ہوا نکلے تھے جیب ٹٹولنے ہو کے جیب کا جائزہ لیا تو ہار گرا ہوا ان پائیں۔ دل نے کہا وہ کچھ بڑی بی سے ہی چلا جائے رخصت کی شرائی۔ یہاں بڑی بی انتظار کر رہی تھیں صورت دیکھتے ہی بولیں اے کوڑی مری میاں جیسا نے بیری یہ کہاں پر کیا ستم ڈھایا ہے سر میں سوس کے کہا تھا صاحبزادے کیا جا ہے زری مجھ سے تو بیان کرو۔ قمر الزماں نے جیب سے گڑیاں نکال کے سامنے رکھیں پھر کے کہا نے سے ذلت ہوئی کہ ایسی نیند آئی کہ صبح تک آنکھ نہ کھلی گھر میں لیٹا اور پھر اٹھنے کہ انھوں نے یک بیک جاگنی کا ہاتھ جیب میں ٹٹولا کہ یہ جورت نکلے پڑی پرچانہ کھول کے دیکھ تجسس کیا کیسے پتہ کر کے پھر حضرات او رفع کی کیس اور پرست ہوتے ہیں! یہ سب اُسی حبیبہ کے کرتوت ہیں جو لب تک ہے۔ عذاب تھے تو شہرت میں ہی جا کھوئیں سے مطلب ہے کہ دیار شب تک ضیافت ہو گی پھر جان پہ آفت ہو گی تم لڑکے نہیں لڑکی ہو گڑیاں کھیلو وہ تمہیں گڑیا سا ہو گا جس طرح گڑیا گڑے کا بیاہ ہوتا ہے دونوں پاس رہتے ہیں پر وصل سے محروم رہتے ہیں اُسی طرح تم نے بھی شب بسر کی عشق میں کھیل ہے۔ گڑیا گڑے کا سا حال ہے مگر نہ گھبراؤ آج حبیبہ پھر تمہیں لینے آئیگا اگر یہ مور مگے تو مطلب حاصل ہو گا۔ میاں قمر الزماں خدا کے چپ ہو رہے کیا کرتے گرد یہی ہوا کہ آج بھی حبیبہ اپنی بیوی کے اُبھار نے سے لینے آیا اور سونے تھے پھر تنہا آئے جیکے بیٹھے ہیں تو اب مرگ آسا دو رنگ

فاسق ہوا سب معمول دوسرے دن پھر پہنچا جنگلا کر سب میں گڑیاں نہ تھیں بجری تھی۔ آج کا دن بڑا دوسرا ساوہ تھا شاید اب بی خفی بھی بتایا خادم کر قمر الزماں نے بڑی بی کو بجری دکھائی بڑی بی بجری دیکھ کے سٹ پٹائی یہ حرف زبان پر یہاں کہ میاں کی خیر ستاؤ تب جو یہ آمادہ ہے نہیں اپنے کیا سے بچنے کا حال تو سنا تو انھوں نے تنہا یہ عمر کا ہوا گیا۔ بڑی بی گردن لٹکا کے بولیں۔ اب میں کیسے کہوں وہی طرح اپنے عضو کو سنبھالی ہے آشنا کی شکل آنا تو ہے۔ خبر دار آج شب کو جو کنیز قہوہ لائے تو اس کے خصم کو پہنچے ہیں تم نہ پینا کنیزیں کتنا ہی حجت و تکرار کریں پیاسا ہوں پانی چاہتا ہوں قہوہ پر پانی کا دن چاہتا ہے۔ وہ پانی لینے جائے گی تم اتنا فرق میں قہوہ اونڈیل دینا اور کیا پر ہو کے امی زیر لے لینا جیسے تم نے پانی کا انتظار نہیں کیا قہوہ پی لیا۔ قمر الزماں نے تیسری شب بڑھیا کی پڑھائی ہوئی پٹی پر عمل کیا۔ قہوہ کی پیالی خالی دیکھ کے لونڈی بڑبڑائی کہ ہائے مرنے کی شامت آئی آج بی بی جیتا نہ چھوڑیں گی یہ موہنی صورت موہنی صورت خاک میں مل جائے گی۔ کنیز کا بعد قمر الزماں نے سنا بڑی بی کر دعا میں دیں کہ انھوں نے خوب بچا لی۔ لونڈی کی نہ بی بی آئیں۔ گرمی کی صورت پانچوں میں گرہ لگائے ہاتھ میں خنجر کھول اور غصے کے تناؤ سے بھری جا بیٹھی آج بھی اڑی پیٹی۔ آتے ہی وار کرنے کے پیچھے پڑ پڑا چلا۔ قمر الزماں تو دم سادھے پڑا تھا۔ اٹھ کر بولا۔ حبیبہ نے کہا کیوں اُٹھے بیٹھے سو رہے معلوم ہوتا ہے دروازہ کوئی کال ہے وہی آشنائی ہے۔ دونوں سنبھلے جوڑ کر بیٹھے۔ قمر الزماں نے اپنا تمام قصہ سنایا دو جیتی جتنی رہی۔ حبیب گل اور ماجرا سن کر بولا کہ ایسا ہی آئی اور اس سے کہتا کہ بڑی بی تمہارے چچیری کی بات پر تم ہوا ابھی باقی ہے اگر وہ کہے باقی ہے تو پوچھنا کیسی تدبیر جانو جو ہوئی جو ہونی تھی ہو چکی اب وہ بیاہ میں بنتے ہے پا کے گھر نہ ہو۔ بیچ جس سے اس میں مہ۔ بہ اس گفتگو کے ضمن امتحان کی گردان ہو گا۔ خلاق ہو مزہ نہ بنا میاں حبیبہ ہر وقت اسی [illegible]

تھی جو سوتوں میں مبتلا ہو۔ سنگھ میں راحت ختم ہونی شب نکلا تو کتاب کو کھولتے ہی پڑھنے لگا۔ دھوپ کے وقت طبیب سے کہا پڑھیں بعد عصر میں تدفین کرنے کا تجربہ آج ملی گیا یہ سکو پیارے اب میں تم سے کچھ چھپا نہیں سکتی اگر تم نے مجھے چھوڑا یا جدا ہوئی جیسا مشرق شہلگ کا نشان دل میں تھی دنیا میں مل گیا۔ بڑھیا ستانا ہے پھر ٹال دے کہ پھر سے بھی نہ کہ گزرتی کر دنیا سے خدا حیران نہ جائے۔ بڑھیا بیچاری کی سبق ہی کیا ہے۔ تو سن جو میاں حبیبہ خوشی خوشی مجھے تمہارے گھر سے جنہیں اور اپنی ساری کی ساری چیزیں دی۔ پیارے آج پھر حبیبہ کو تمہارے مکان پر بھیجو گی۔ جب وہ تمہیں یہاں آنے کو کہے تو تم اس سے کہنا بھائی ایک دن کا مہمان دوسرے دن کا مہمان تیسرے دن کا مہمان پر تیسرے دن کا بے ایمان۔ عورتوں کی عادت ہے کہ دعا نے یہاں کے دوستوں سے جلتی ہیں تم جو روزانہ اپنی جورو کو چھوڑ کے باہر جاتے ہیں میرے ساتھ شب بسر کرو گے تو بی بی تمہاری آفت ہو کے پیچھے کرے گی میں ایک مسافر ہوں غربت میں تم سا رفیق پایا تمہارا احسان کا بدلہ خود چاہیے کہ بی بی سے اور ہفتے آٹھ دن کا بانی مہمانی پاؤں اگر وہ مجھے سے جب یہ نکلے چو دن کے چھ دن میں کرتی ہے نکال کر دے۔ بہ دعا دو کے وقت کہیں تم میرے یہاں چلے جائیں نہیں تمہارے یہاں۔ یقیناً نے تو میرا اپنے گھر میں آ کر ملا تم بی بی کی بغل گرماؤ۔ میں یار و خاطر جمع بابت فرشیں حبیبہ کا دستور ہے کہ تیری پہرا دے کر نکالا نہیں قرینہ تھا۔ اس مکان کے پچھواڑے خود اسکا ایک مکان کرایہ پر اٹھا ہوا ہے میں اسے صلاح دوں گی کہ وہ کرایہ کو اٹھا دے اُس کے لیے کچھ کہو کہ دیکھ لینا۔

یہاں قمر الزماں اپنی آشنا کی باتیں سن کے حیران ہوئے حسب معمول کنیز آئی اور صاحبانہ کی ناک پر سرکہ میں ملا ہوا گلاب لگایا تو تڑپ سے چھینک آئی۔ کمرہ جما اٹھا اور قمر الزماں سے کہنے لگا کر آئیے جانی صاحب اس لیے کہ آپ کے گھر والوں پر ظلم نہیں کرتا ہوں اللہ سخت شرمندہ ہوتا



"عیب تہ خاک"

گرگِ پیر — میاں! بگوڑے جاسوس بوسونگ کے ساری خلافت پہچان لیتے ہیں۔ اب اتنا گر اکھودوں گی کہ انھیں معلوم نہ ہو؟

مسٹر بل — چوہا اس سے دم لگا سکتے ہیں مگر ڑی نیں والے آدمی ہیں انھوں نے بہت سی بلیاں دیکھی ہیں۔

قزلباش صاحب مولانا محمد شہ آپ ... سا کا [illegible]
نہیں ۔ صاحب بھی ... خطاب کو ... ہوگئی
مطلقاً کہ ... ہوا ہوسے ۔ قزلباش بڑی بی سے
ہ ۔ بڑی بی نے جلسہ کا سوال سن کے کانوں پر
ہاتھ رکھا نہیں کر کی ... تمام ہوئی جلسہ ... کیا
... کوئی ایسی ... نہیں ہوئی جلسہ کا مطلب ... گئے
... کے قزلباش ... نکالا ... صاحب ...
کے ... بیٹھا ۔ تو ایک شخص کے بعد میاں صاحب
... والے ... جلسہ کی ... ہوئی ...
صاحب نے ... کی کہ آج قزلباش ... گئی
بی بی سے مشورہ کرنے کے بعد انتظامات ... دوسرا
مکان خالی کرا ... آپ ... کا ... ہے خیر کیا
نہیں ۔ گر خدا کی قسم ... ذکر ... زبان پر ... دیجئے
... دل ہو ... غرض ... کرنے کو ... ہیں پھر
حسب دستور ... باری ... جب صاحب ... ہو
... جلسہ ... کے وہ ... سے
... ہے ... صبح ... کر ... خالی کروا ... تھی
... صاحب نے مکان کو قبل بی بی سے نقل کیا ۔
بی بی نے کہا ... مکان ... ایک
... دوستوں کی ... نہیں ...
دوستی ہوتی رہی ... مکان ... کا ... جاتا
... کا ... کہا کہ صاحب ... مکان ...
یہ مکان کی قیمت سے ... حصہ ... گئی
پھر ... سے دل خالی نہیں ... مکان پر جاتا
... کرا ... کہ آپ کوئی دوسرا مکان
تلاش کر لیجئے ... دل ... مکان ... جب صاحب
... گیا ... کی ... مکان کے ... ہے ...
اور ایک نہایت ... کی ... ہیں
اس ... کے ... ہیں کہ وہ ... ایک ...
خالی شدہ مکان سے اس مکان کے ... میں ...
... مشکلات ہے کام بھی ... نہ تھا
... کے ... دوسری ...
نے ... کا ... دیکھا ... بی بی ... بھی
... صاحب نے قزلباش ... سے ... کر دیا تھا کہ
... آپ اپنا ضروری سامان بھیج دیا

بجز فرش فروش لباس کے ... کی ... کیا
... پر اگر ... کے حضرت ... کے
... ہوئی ۔ کیا ... کہتے ہیں کہ ... میں ...
... ہوا اور ... پر ... ظاہر ہو ... جیسے
پانی پر ... کا ... ہے ۔   الٰی آشیانہ

آزاد

سرزمین ... ایک ... رسالہ حضرت
صبا اکبرآبادی کے زیر اہتمام شائع ہوا ہے ایک ... ضخیم
اور سالانہ قیمت ... روپیہ ... ٹائٹل پر ... آنے
سالانہ قیمت دیکھ کر ... کیسی ...
... کو ... نام مشہور کرنے کے لیے ... کام
کے ... کی ... گئی ہیں ... اللہ
کے ... کیا ... ہے ... نظر ...
... نہیں ... فرزند ... حیدرآبادی ... بابائی
کے علمی و ادبی ... مضامین ... ہیں
... تاب اکبرآبادی ... میر ...
... اکبرآبادی ... آزاد آبادی ... مضامین ...
... اکبر ... غالب ... کے ... ہیں
... دونوں کا ... نہیں ہے ۔ ... پہلا
نمبر ہے ... دوسرا ... سے ... لائق ... مدیر
صاحب نے محنت کی ہے خدا برکت دے ... بانوں
... کے ... جانے والوں کی ... سے
... ہے ۔ ... اکبرآباد ہے ۔

اگر آپ کو
اپنے بچی سے

... کے ... ہیں اگر آپ کو
... کی ... !!! اگر آپ
... کو ... صاحب ... کی ...
... ہو ... کے ...
... !!! تو آپ ... سے ...
... نہیں ... ہے ...
... اور سب سے ...
... کے ... ہے ... ۱۹۳۵
... ہے ...
قیمت صرف ...
ملنے کا پتہ : ... الحسینی ... چوک
ایجنسی ...

مولانا شیخ کی نوٹ بک

وہ اے ... ہے جو بدلتی گئی ہے"
... میں سائمن کمیشن کے ساتھ ... ہے
... !! ... انہیں ... تھے
کہ ... سے ... کی ... پانی ... ہے
نہیں کہ ... صاحب ... سے ... کو ... کہ
... میں ... سے ... آ جائے ...
... کو ... ہی ... بدل ... خیر ...
تھی سائمن صاحب ... سے بدل ... کہ ... نہ
... نہ ... ہے ... ہیں ...
... پر ... سے ... کو ... کی
... کی ... ہوگی ۔ ... ہے ... ہو ... گی
... پر ... کر ... لیکن سائمن صاحب ایک ...
... میں تیار ہوئی تھی بدل جائے گی ؟ ۔
... آپ ... کرتے ہیں ۔ ... میں ... کو قبل ...
... ہیں ... جو ... ہے اس میں دو قسم کی
... ہیں کہ ... سے ... اور ...
... کے ... ایک ہی ... ۔
ہے وہ کیا ؟
یہ کہ ... ہو گئی ۔
خدا کرے ... سائمن کا ... اور ...
... سا ... کی ... ہندوستانیوں کے
بارے میں بھی ... نہیں ... کے
بھی ... ایک ہی ... کار ... ہے ... کی
تفصیل ... مطلب ہے کہ سائمن صاحب کی ... سے
ہندوستانیوں کی طرف سے بدل ... ہندوستانیوں کے
حق میں بدل ... اگر ... کی ... صحیح ہے
اور سائمن صاحب ... نہیں ... کو ...
... نہیں ... تو
... نہیں ... ضرور بدل گئی ۔
... ہندوستان کی دولت ہے ... کی ...
... ہی ... ہے ... بہت ... کی ...

طرح سیاسیین یا سلسلہ پولیس کے جو لوگ بی [illegible]
کی جگہ دشمنوں کا قول صحیح ہو تو یہ انجام شکل کے
انتہا سے قبل ہی اپنے گردن کیا یا نکلے ہوئے علیم

نمرغ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

مسٹر سیاسین تھو کی اسکالت شفقت مادحت ہے سیاسیین
نے جو چار کچھ ۱۱ ہیں گروہ کی طرف سے بھی [illegible]
پیش ہوتے ہیں۔ ان صاحب کرام کی بارگاہ سے کہا جاتا
ہے کہ قرن ثانی کی جو ضد قوم وحدت سیاسیین کے
بجو بال و منظم عہدے خالص پالائی گئی ہیں۔ خاص
ہندوستانیوں کا یہ قول کہ وہ باغی بجز کے ہیں کہاں آ؟
ہرگز قابل قبول نہیں۔ یاد کیا تم نے ان جی صاحب
کی حکایت نہیں سنی جو [illegible] ہاتھ پھیر کے انگلیاں
دیکھتے [illegible] ہوئے [illegible]
حمایت فرماتے تھے۔ [illegible] تو سلی کی کیا تھا
قسمت کا سارا قصور ہوگا۔ بہر حال انگلو انڈین [illegible]
کا سہارا یہ معقول عذر ہے سیاسیین [illegible]
نہیں ان خالی کھڑوں پر ہاتھ پھیر لیجئے [illegible]
کے کا [illegible] تصدیق فرمائیں گے [illegible] کی نیابت
فرماتے ہوئے کرنل گڈنی صاحب نے کہا ہے

کس کی قسمت میں گئی تو ہے کو بتلا اے شیخ
تو لگے [illegible] سلمان بھیک

ہم انہوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ نہ ہمیں [illegible] یعنی
صنعت میں دخل کرتے ہیں نہ ہندوستانی ہم سے
ہمدرد ہیں لہذا کچھ ایسا کیجئے کہ چالیس پچاس برس کے
لیے ہمارے اقتصادی حقوق محفوظ ہو جائیں۔ [illegible]
یاد رہیں محکمہ پر ہمارا قبضہ ہو [illegible] قائم رکھا جائے
ہماری تعلیم کا انتظام مرکزی حکومت کے سپرد ہو [illegible]
[illegible] سے باہر کر دیا جائے [illegible]
سے ہمارے فرقہ کی بہبودی میں صرف ہو [illegible]
اور کونسلوں میں نیابت کی کرسیاں بھی مخصوص
کر دی جائیں۔ سچ پوچھئے تو کرنل صاحب نے زیادہ بھی
نہیں فرمایا۔ اگر وہ ایک [illegible] انگلو انڈین
[illegible] مسرت کے [illegible] کرنے کی خواہش
ظاہر فرماتے [illegible] کی آبیاری [illegible] کے واسطے

ہندوستانیوں کی جنگیں طلب کرتے ہیں کہ [illegible]
جس قسم کے جذبات اور اختلافات ہیں [illegible]
ہندوستانی انگلو انڈین حضرات کے ساتھ ہمدردی
نہیں رکھتے یہ کیا معنی کہ ایک [illegible]
جب [illegible] کی [illegible]
[illegible] کے [illegible] کی کھال
[illegible] کبھی [illegible]
[illegible] کے [illegible]
کا بالادر ہو کے استقبال کرنے [illegible]
[illegible] خاں [illegible]
[illegible] کی [illegible]
کے زمانے میں داخل نہیں کیا [illegible] ہندوستانی [illegible]
[illegible] نے انہیں اپنا بھائی نہ سمجھا [illegible]
خاصیت آئی تو ہمیں [illegible] لگ گیا۔
فکر ہی ہوا کیا ہے۔ ہمارا خیال تمام [illegible] کی طرف
نہیں بلکہ [illegible] کی جانب ہے [illegible] کے
مستحق [illegible] سے ثابت ہو سکتا ہے [illegible]
[illegible] حکایت ہے [illegible]
[illegible] تب بھی [illegible]
ہو تے ہیں۔ [illegible] سے [illegible]
سکتے ہیں۔

شتر برآ [illegible] نشر

[illegible] کھال کے [illegible]
[illegible] سے [illegible] آخر وہ کیوں [illegible]
نہیں کرتے؟

[illegible] کے [illegible]
[illegible]
صاحب دہلی سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی کھال [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] غریب سے [illegible]
[illegible]
سوری میں [illegible]
[illegible] صاحب
[illegible] قبول کرتے ہیں۔ کیا معنی [illegible]
[illegible] میں [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible] کیا۔ [illegible] ہندوستان [illegible]
کی اختیاری بات ہے [illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible] تجارت [illegible]
خبروں سے [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] شہرت حاصل [illegible]
ہیں یہ تجارت بے شک نفع کی ہے مگر [illegible]
نفع میں شریک نہیں کیے جاتے۔

(ایک کرشمہ [illegible])

انسانیت کا ربط گفتگو سے

کچھ [illegible] کے [illegible] سے [illegible]
[illegible] نے استقبال کیا ایڈریس کا جواب [illegible]
[illegible] اخبار [illegible] شائع کیا ہے۔
"[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] صاحب
[illegible]
[illegible]
[illegible] نے [illegible]
[illegible]
کی [illegible]
یہ جواب ایڈریس انسانیت سے [illegible] تعلق [illegible]
جا [illegible]
[illegible]
[illegible]
جیسے گئے تھے ویسے ہی [illegible] آگئے۔

شاعری جزو لیست از [illegible]
[illegible]
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ
[illegible]

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے بیج بیج تو امین گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سُرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھا

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصۂ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے
جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصۂ دوم مین مصنف نے
اساتذۂ فن کے علم سینہ
کو
علم سفینہ بنایا ہے

سیاحت ظریف
یعنے
منشی سید [illegible] حسین صاحب [illegible]
منظوم سفرنامۂ عراق
[illegible]
المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شرائط ایجنسی
[illegible]
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانۂ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دُھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا انکی دُھرپد اور ہوریان اس کتاب مین انکے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں دکھانے کے اوزار سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب مین لکھ دیے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ہو ایک ستار یا ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا صلہ [illegible] اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایۂ ناز [illegible] قیمت پانچ روپیہ
محصول ڈاک بہرحال ذمۂ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ